تاریخِ جہانگیر

قسط نمبر ۳

(عبدالرؤف خان، ایم، اے تاریخ)

صفحہ ۳۲۹ پر یہ فقرہ غور طلب ہے۔۔۔ "کہ اس کے دو رقیبوں میں سے ایک کا دوسرے کے ساتھ خاتمہ ہو جائے" فقرہ کا مطلب یہ ہوا کہ دونوں ساتھ ساتھ ختم ہو جائیں جبکہ فقرہ یوں ہونا چاہیئے تھا" کہ اس کے دو رقیبوں میں سے ایک کا دوسرے کے ہاتھ سے خاتمہ ہو جائے اس فقرہ کے بعد انگریزی کے حسبِ ذیل جملہ کا ترجمہ نہیں کیا گیا۔

"The gravity of The Deccan situation at length decided Jahangir to comply with shah Jahan's demand" (P.P. 283-84)

اسی صفحہ پر۔۔۔ "اور عوام پر کتنا خوف طاری ہوا ہوگا" کی بجائے "اور امراء اور عوام پر کتنا خوف طاری ہوگا" ہونا چاہیئے تھا۔ صفحہ ۳۲۹-۳۰ پر "اور شہر کو مع اُن خوبصورت عمارتوں کے جو گذشتہ بیس سال میں تعمیر ہوئی تھیں" ہونا چاہیئے معلوم ہوتا ہے پروف ریڈنگ کی زحمت نہیں فرمائی گئی۔ صفحہ ۳۳۲ پر شہزادہ خسرو کی وفات کے سلسلے میں ایک جملہ یوں شروع ہے،

اس طرح ایک اپنے عہد کی سب سے زیادہ قابلِ رحم ہستی کا خاتمہ ہو گیا' کی بجائے "اس طرح اپنے عہد کی ایک سب سے زیادہ قابلِ رحم ہستی کا خاتمہ ہو گیا۔ ص۲۲۶ پر' ال سالت تعمیر کرایا تھا' کی بجائے۔ مال مصالحہ سے تعمیر کرایا تھا' نیز ص۲۲۹ پر شاہ عباس نے مغل کمانڈر کو رشوت دینے کی کوشش کی' کی بجائے "شاہ عباس نے مغل کمانڈر مرزا غازی بیگ کو رشوت دینے کی کوشش کی' ہونا چاہیے۔ ص۲۳۲ کا پہلا ہی لفظ 'یادگیر' نہ ہو کر 'یادگار' (yadgar) ہے۔ ص۲۴۲ پر 'دو سال بعد مغل سفیر تحفوں ...' کی بجائے 'دو سال بعد مغل سفیر خان عالم تحفوں ....' اور ص۲۴۴ پر ص۲۴۳ کے بقیہ حاشیہ میں 'بنجاروں یا کھیلوں کو دیکھا' کی بجائے .... 'بنجاروں یا قافلوں کو دیکھا' ہونا چاہیے۔ اسی صفحہ کے اسی حاشیہ میں "صحیح ہمیں بنجاروں کا ایک ٹنڈا ملا" اس فقرہ میں 'ٹنڈا' کی بجائے 'ٹانڈا' (Tanda) ہونا چاہیے۔ لفظ 'ٹنڈا' یہاں بے معنی ہے کیونکہ 'ٹنڈا' کو بالکسر تائے ثقیلہ پڑھا جائے تو اس کے معنی 'ایک قسم کا پھل جس کی ترکاری بنتی ہے' ہوگا اور اگر 'ٹُنڈا' بالضم پڑھا جائے تو معنی 'لنجہ یا ہاتھ کٹا' ہوں گے۔

ص۲۵۳ پر 'شاہجہاں نے اپنے تجربہ کار فوجی دستوں کے ساتھ مانڈو سے اس امید پر روانہ ہوا' کی بجائے 'شاہجہاں نے اپنے تجربہ کار فوجی دستوں کے ساتھ مانڈو سے اس امید پر روانہ ہوا' اور ص۲۵۴ پر 'دونوں فوجوں میں لڑائی کو زیادہ دیر ہوئی تھی' کی بجائے 'دونوں فوجوں میں لڑائی کو زیادہ دیر نہ ہوئی تھی' نیز ص۲۵۵ کے حاشیہ ۴ پر میں 'ابراہیم حسین' 'عزیز اللہ' اور 'نورالدین علی' کی بجائے 'نورالدین قلی' ہونا چاہیے۔ ص۲۵۶ کے حاشیہ نمبر۲ پر 'سید ہوا کو دو ہزار ذات اور ایک ہزار سوار کے منصب ترقی دی گئی مکرم خاں کو پانچ ہزار دو ہزار اور خواجہ قاسم کو ایک ہزار چار سو پر۔ بجائے سید بہوا (Bahwa) کو ۲/۱ دو ہزار ذات اور ایک ہزار پانچ سو پر .... نیز اسی حاشیہ

میں ... ' الہ داد کو تین ہزار ذات و سوار پر ترقی دی گئی تھی ... ' کی بجائے ' ... الہ داد کو تین ہزار ذات و سوار اور پھر چار ہزار ذات و سوار پر ترقی دی گئی تھی ... ' ہونا چاہیے۔ صـ۲۵۷ پر " پرویز کی آمد کے زیرِ عنوان " ... شاہجہاں سے زیادہ بلند کرنے کے لئے آسے ... ' کی بجائے ' شاہجہاں سے زیادہ بلند کرنے کے لئے اُٹھے ... ' ہونا چاہیے۔ اسی صفحہ پر اور اسی عنوان کا پہلا جملہ یوں ہے جو بظاہر صحیح ہے "۱۱ر کو شہزادہ پرویز دریائے ہنڈن پر پہنچ گیا"۔ اب آپ اس کا انگریزی کے اصل فقرہ سے مقابلہ کیجیے تو معلوم ہوگا کہ تاریخی و جغرافیائی اعتبار سے فاضل مترجم کے سحر نما قلم نے ایک بڑے قصبہ کو دریا بنا دیا۔ انگریزی فقرہ یہ ہے "....

"On the 11th at Hindaun arrived Prince Parvez" P. 309 IIIrd E.d.

(ہنڈون ضلع سوائی مادھو پور راجستھان میں دہلی، بمبئی ریلوے لائن پر ایک اسٹیشن ہے، جو عہدِ سلطنت سے مغل حکومت کے زوال تک بیانہ و ہنڈون کے نام سے ایک پرگنہ رہا ہے جو مغل عہد میں جنوبی ہند کو جانے والی شاہراہ پر واقع تھا)۔ اسی صفحہ پر اعتبار خان کے منصب کو چھ ہزار ذات اور تین ہزار سوار کی بجائے چھ ہزار ذات اور پانچ ہزار سوار لکھنا چاہیے تھا۔

..... صـ۳۵۸ پر ' کلیادہا کے قریب جنگ کی نوبت آئی تو رستم خان ' برقنداز خان کئی دوسرے افسروں کے ساتھ غنیم سے جا کر مل گئے ..... ' کی بجائے ' کلیادہا کے قریب جنگ کی نوبت آئی تو رستم خان اور برقنداز خان کئی دوسرے افسروں جیسے محمد مراد بدخشی وغیرہ کے ساتھ غنیم سے جا کر مل گئے ... " اور صـ۳۵۹ پر ' ۱۶۱۲ء میں دکن روانہ ہوتے وقت ... ' کی بجائے ' ۱۶۳۲ء ' نیز اسی صفحہ پر ' ... اور شاہجہاں کی بیگم ممتاز محل کی ایک بھتیجی ' کے شوہر دیوان صفی کے ساتھ ... ' کی بجائے ' ....

اور شاہجہاں کی بیگم ممتاز محل کی ایک بہن کے شوہر دیوان صفی کے ساتھ [illegible] دیوان
صفی شاہجہاں کا ہم زلف تھا۔ ص۳۶۰ پر ... نازخاں افغان دوسرے افسران
سے مل کر ...' کی بجائے ... نازخاں افغان اور دوسرے افسروں سپاہیوں
سے مل کر ...' ہونا چاہیے تھا۔

ص۳۶۱ پر 'سرزہ' اور 'ابدے کدلیجہ' کی بجائے 'شرزہ' اور 'ایلدے کداجہ' نیز ص۳۶۲
پر '... مناسب اخراجات دیئے گئے' کی بجائے '... مناسب اعزازات کیے
گئے' ہونا چاہیے تھا۔ ص۳۷۰ پر 'لاچار مغرور باقی کا ساتھ ...' کی بجائے 'لاچار
مغرور باغی کا ساتھ ...' لکھنا چاہیے تھا۔ ممکن ہے کاتب نے 'باغی' کو 'باقی' بنا دیا ہو
ص۳۸۳ پر دو عنوان اس طرح تحریر کئے ہیں 'احمد نگر کا محاصرہ' تشریح کے بعد دوسرا عنوان
'نیز بیجاپور کا'۔ دراصل یہ دو عنوان نہ ہو کر صرف ایک ہی عنوان ہے جو یوں ہے۔
'احمد نگر نیز بیجاپور کا محاصرہ' جسے دو ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ ص۳۸۴ پر برہانپور
کے محاصرہ کے تحت ایک فقرہ اس طرح لکھا ہوا ہے "... اور لال قلعہ میں خیمہ زن
ہو کر قلعہ کی تسخیر کا منصوبہ بنایا" معلوم نہیں برہانپور کے قرب وجوار میں لال قلعہ کس نے
اور کب تعمیر کروایا؟ فی الحقیقت یہاں 'لال قلعہ' کی بجائے 'لال باغ' Lal Bagh
ہونا چاہیے تھا۔

ص۴۰۲ پر 'نورجہاں کے سکھانے جہانگیر نے مہابت خاں کو یہ یقین دلایا ...'
کی بجائے 'نورجہاں کے سکھانے پر جہانگیر نے مہابت خاں کو یہ یقین دلایا ...' ہونا
چاہیے۔ ص۴۱۲ پر ... ۳۰ رمضان ۱۰۳۵ھ کی بجائے ۲۷ رمضان ۱۰۳۵ھ،
اور اسی صفحہ پر 'منتخب سپاہی تعینات تھے جو پورے طور دفاع کے لئے تیار تھے ...'
فقرہ کے بعد انگریزی کے حسب ذیل فقرہ کا ترجمہ نہیں دیا گیا۔

The garrison comprised Between 3,00

and 4,000 horse and 10,000 infantry...
PP. 362 III Ed.

نیز اسی صفحہ پر "قلعہ ٹھٹہ" کے سلسلہ میں فوٹ نوٹ ۸ نہیں دیا گیا۔ صفحہ ۲۱۷ پر ایک فقرہ ملاحظہ فرمائیے "...... کچھ دُور تک تو حسب وعدہ ٹھٹہ کا راستہ اختیار کیا....." قارئین ہمارے ملک کے اٹلس میں "ٹھٹہ" کو ڈھونڈنے کی خود ہی زحمت فرمائیں۔ دراصل "ٹھٹہ" کی بجائے "ٹھٹہ" ہونا چاہیے۔ صفحہ ۲۱۶ پر شہزادہ پرویز کے انتقال کا سن ۱۶۳۶ کی بجائے ۱۶۲۶ء ہونا چاہیے۔ صفحہ ۲۲۱ کا حاشیہ ۲ میں کئی اغلاط ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے "... شاہی حکم سے ایک چیلے کے لیے تعمیر کی تھی" یہاں "بیٹے" کے بعد اس کا نام "مراد" کتابت سے رہ گیا ہے۔ صفحہ ۲۳۴ پر "بایسنغر" کا املا "بایسانغر" لکھا ہے۔ صفحہ ۲۲۵ کے تینوں حاشیوں میں چند نقائص موجود ہیں۔ صفحہ ۲۲۸ پر "تاریخ دسیسہ کاریوں اور سیاحوں کی جعل سازیوں نے..." کی بجائے "تاریخی دسیسہ کاریوں اور سیاحوں کی حکایتوں نے..." نیز اسی صفحہ کے حاشیہ میں ... " اچانک ایک سائیس اور دو میرے آگئے ..." کی بجائے "... اچانک ایک سائیس اور دو کہار میرے سامنے آگئے ..." اور اسی حاشیہ میں "... پیروں کے پیر کی نس کاٹ کر ..." کی بجائے "کہاروں کے پیروں کی نس کاٹ کر ..." ہونا چاہیے۔

صفحہ ۲۲۹ پر "کہ وہ دل راسخ العقدہ مذہبی .... کی بجائے "... کہ وہ دل سے راسخ العقیدہ مذہبی ..." اور اسی صفحہ کے حاشیہ ۲ کی اس عبارت کے بعد ... "اور محمدؐ" کا مذہب بالکل جھوٹا اور افسانوی ہے" توسین میں تردیدی کلمات کا اضافہ ضروری تھا۔ اسی فقرہ کے بعد دوسرا فقرہ اس طرح ہے "... اس نے اپنے مرحوم بھائی کے تین لڑکوں کو جزویٹ اور عیسائی پادریوں سے تعلیم دلانے کا حکم دیا۔" صفحہ ۲۳۰ پر لکھا

ص۲۲۹ کے اختتام پر "جلد اول صفحات ۱۸۵ تا ۱۹۵" سے پہلے "سطور یہ مجدو گوز" ہونا چاہیئے ص۲۲۹ پر بقیہ حاشیہ ص۲۲۹ میں "ہندو مذہب کے متعلق" عنوان کی بجائے "ہندو مذہب کے متعلق نظریہ" ہونا چاہیئے ص۲۳۱ پر جہانگیر کے سلسلہ میں ایک فقرہ اس طرح ملتا ہے "ذہنی طور پر اس کا عمدہ تصوف یا ویدانت تھا جس پر وہ جیسدروپ یا دوسرے درویشوں سے گفتگو کر کے خوش ہوتا تھا" اسے یوں ہونا چاہیئے تھا "ذہنی طور پر وہ تصوف یا ویدانت کا معترف تھا جس پر وہ جیدروپ اور دوسرے دانشوروں سے گفتگو کر کے خوش ہوتا تھا۔"

ص۲۲۲ کے ہی حاشیہ ۴ میں حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رح کی دربار میں طلبی کا سن ۱۶۷۹ء دیا ہے۔ جبکہ یہ واقعہ ۱۶۱۹ء کا ہے ص۲۳۲ پر بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۳۱ میں "آتی رائے دلانی" کی بجائے "انی رائے سنگھ دلانی" اور ص۲۳۳ پر بقیہ حاشیہ میں "جینیوں" کی بجائے "جینیوں" اور "اس زمانہ کی جینیوں میں کتابوں میں ..." کی بجائے "اس زمانہ کی جینیوں کی کتابوں میں ..."؛ نیز اسی صفحہ کے حاشیہ ۶ میں "بہت زوردار اور ہے" کی بجائے "بہت زوردار اور قطعی" ہونا چاہیئے۔ ص۲۳۵ پر "تین سال پہلے اس نے اور انسانی ہمدردی کا فرمان ..." کی بجائے "تین سال پہلے اس نے انسانی ہمدردی کا ایک اور فرمان ..." ہونا چاہیئے تھا نیز اسی صفحہ پر "یہ قبیح رسم جو بگڑے ہوئے دربار سے بنو امیہ کے دربار میں آئی تھی ..." کی بجائے "یہ قبیح رسم جو بگڑے ہوئے بازنطینی دربار سے بنو امیہ کے دربار میں آئی تھی۔" اور ح ۱ میں "اورنگ زیب نے بھی نا کرنے کی ممانعت مگر ..." کی بجائے "اورنگ زیب نے بھی نامرد کرنے کی ممانعت کر دی مگر ..." ہونا چاہیئے تھا۔

ص۲۴۳ پر "حکومت کے مکتوب بنام سیکریٹری صدر بورڈ آف ریونیو مورخہ ۱۴ اگست ۱۸۴۶ء میں درج ہیں ..." کی بجائے "... حکومت کے مکتوب بنام قائم مقام سیکریٹری صدر بورڈ آف ریونیو ۲۲۲۶ آف ۱۸۴۶ء مورخہ ۱۴ اگست"

میں ہوا ہے ....' تحریر ہونا چاہیے تھا۔ ص ۲۲۴ پر دو جگہ 'مآثر رحیمی' کو 'تاثر رحیمی'
لکھا گیا ہے۔ نیز اسی صفحہ پر محمد عبدالباقی نہاوندی کو عبدالباقی نہاوندی۔
ص ۲۲۵ پر ہے '.... شاعروں کے حالاتِ زندگی اور ان کی تحقیقات کے بکثرت
نمونے جو خانِ خاناں کی سرپرستی میں فروغ پا رہے تھے' کی بجائے '.... شاعروں کے
حالاتِ زندگی اور ان کی تخلیقات (تصنیفات، کیونکہ تخلیقات خداوند کریم کے ساتھ مخصوص
ہے) کے بکثرت نمونے دیے ہیں، جو خانِ خاناں کی سرپرستی میں فروغ پا رہے تھے' کی بجائے
ہے '.... شاعروں کے حالاتِ زندگی اور ان کی تخلیقات (تصنیفات، کیونکہ تخلیقات خداوند
کریم کے ساتھ مخصوص ہے) کے بکثرت نمونے دیتے ہیں، جو خانِ خاناں کی سرپرستی میں فروغ
پا رہے تھے'.... اور ص ۲۲۶ پر '.... خاص کر جہانگیر، معتمد خاں کے بیانات پر مبنی ہے
' کی بجائے '.... خاص کر جہانگیر، معتمد خاں اور کامگار کے بیانات پر مبنی ہے۔
....' نیز ص ۲۲۷ پر 'گرانٹ ڈف' اور 'میجر ہارڈن' کی بجائے 'گرانٹ ڈف اور میجر اے
گارڈن' ہونا چاہیے۔ ص ۲۲۹ پر '.... بہادروں کے نام بیان کیے گئے ہیں ...'
کی بجائے '.... بہادروں کے کارنامے بیان کیے گئے ہیں ....' لکھنا چاہیے۔ ص ۲۵۱
پر 'بندیلیوں کے بنا ولی' کی بجائے 'بندیلیوں کی بناولی' اور ص ۲۵۴ پر 'سولینیوس
پیدا ہوا اور جولائی ۱۵۹۸ء میں ....' کی بجائے 'تولیٹن (Lowleyton)
میں پیدا ہوا اور جولائی ۱۵۹۳ء میں ....' ہونا چاہیے۔
ص ۵۵-۲۵۴ پر سر طامس رو کے بارے میں یوں لکھا ہے "نومبر ۱۶۱۶ء میں وہ
بادشاہ کے ساتھ مانڈو گیا اور وہاں ۱۶۱۸ء کے آخر میں احمد آباد" کی بجائے "نومبر ۱۶۱۶ء
میں وہ بادشاہ کے ساتھ مانڈو گیا اور پھر ۱۶۱۸ء کے آخر میں احمد آباد۔ اس پیراگراف کے
آخر میں "'Reached England in 1619
کا ترجمہ نہیں دیا گیا۔ ص ۲۵۵ پر 'ٹیری' کے بارے میں ایک فقرہ یوں ہے "..... اور

"۱۵ ستمبر ۱۹۱۹ء کو ڈاؤنس (Downs) پہنچ گیا" کی بجائے "... ۱۵ ستمبر ۱۹۱۹ء کو ڈاؤنس (Downs) پہنچ گیا".... ص۲۵۶ پر 'پیٹر ڈیلا ویلی' کو 'پیٹیرڈ دیلاویل' اور 'سیرو ڈیلا ویل' لکھا ہے، نیز اسی کے سلسلہ میں ایک فقرہ یوں لکھا ہے "..... اور ۱۶۱۶ء میں ایشیائے کوچک اور مصر کا ایران ہوتے ہوئے سفر کیا" جسے یوں ہونا چاہیے "..... اور ۱۶۱۶ء میں ایشیائے کوچک ہوتے ہوئے مصر کا اور ایران ہوتے ہوئے فلسطین کا سفر کیا" اسی طرح ص۲۵۹ پر 'پائی راوڈ ڈیلاول' کو 'پائی راوڈ دی لاول' لکھا ہے۔ ص۲۶۱ پر اورنگ زیب کا عہد (۱۶۵۸-۱۷۱۷ء) لکھا ہے جسے (۱۶۵۸-۱۷۰۷ء) ہونا چاہیے۔ ص۲۶۲ پر 'جین بیپ ٹائز ٹیورنیر' آبون کے بیرن کا سفرنامہ ہند' کو 'جین بیپ ٹا نیر نیور نیر' آبون کے بیرون سفر نامہ' لکھا ہے جو مہمل ہے۔ اسی صفحہ پر 'سٹڈ لیلو' کو 'سنڈ لسو' لکھا ہے۔ اور ص۲۶۳ پر 'ریچرڈ کا ناک ٹپل' کے پہلے 'لیفٹیننٹ کرنل' ہونا چاہیے ص۲۶۵ پر 'بیر بنود' کو 'بیر بنو' لکھا گیا ہے۔ اسی طرح ص۲۶۶ پر کاتب نے 'لطیف' کو 'لطیفہ' بنا دیا اور 'نیشنز' (Nations) کو 'بنتنز' نیز 'جے ٹالیئے ہیلز' کو 'جے ٹالیوانیر' کر دیا گیا ہے۔ ص۲۸۶ پر 'میجر راورٹی' کو '.... راورنی' لکھا ہے ص۲۶۹ پر 'چندر رائے' کے پہلے 'ٹھل' ہونا چاہیے۔

ص۲۷۰ پر 'لچا رام مہتہ' کو 'مجا رام مہتہ' اور ص۲۷۱ پر 'جامی کی یوسف زلیخا' کو 'جاجی کی یوسف زلیخا' نیز اسی صفحہ پر 'شیو سنگھ سینگر' کو 'شیو سنگھ سین گار' اور 'دنیش چندر سین' کو 'دینش چندر سین' لکھا ہے۔

بخوفِ طوالت بہت سے صفحات کی بعض اغلاط کو عمداً نظر انداز کر دیا گیا ہے۔
تاہم کوتاہ نتواں کرد کہ ایں قصہ دراز است"۔

یہ ہے ہمارا اس ترجمہ پر جائزہ جو کوئی شک نہیں کہ جناب رحم علی الہاشمی صاحب نے

محنتِ شاقہ کے بعد ہمارے سامنے رکھا ہے۔ بڑی ناسپاسی ہوگی اگر ہم اُن کی اس مخلصانہ خدمت کا شکریہ ادا نہ کریں مگر بڑی نافرض شناسی ہوتی اگر ہم اپنے تاثرات کو تاریخ کے ایک ادنیٰ طالب علم کی حیثیت سے اُن تک نہ پہنچاتے جو اپنے کام کے سلسلے میں داد و تحسین کے نہیں بلکہ مفید مشوروں کے طالب معلوم ہوتے ہیں۔

ہمیں توقع ہے کہ فاضل مترجم اور ذمہ دارانِ ترقی اُردو بورڈ ہماری متذکرہ بالامعروضات پر غور فرماتے ہوئے اس نقد و تبصرہ میں جو باتیں صحیح پائیں آئندہ ایڈیشن میں (بشرطیکہ اس کی نوبت آئے) اس کی تصحیح میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں فرمائیں گے۔

عبدالرؤف خاں (ایم، اے تاریخ)
اودیٔ کلاں ضلع سوائی مادھو پور (راجستھان)